فرضی قصّے کہانیوں اور جھوٹے لطیفوں سے پاک بچّوں کا میگزین

پندرہ روزہ

روضۃ الاطفال

لاہور پاکستان

152 13 ستمبر 2013ء 6 ذیقعد 1434ھ

عام... مگر خطرناک

قیمت 5 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ الٰہی جل جلالہ

یقیناً جو لوگ ڈر گئے، جب انہیں شیطان کی طرف سے کوئی (برا) خیال چھوتا ہے وہ ہوشیار ہوجاتے ہیں، پھر اچانک وہ بصیرت والے ہوتے ہیں۔

(الاعراف:201)

(محمد حسن طلال۔ چیچہ وطنی)

حدیثِ نبوی ﷺ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ چار کلمات سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں اور ان میں سے کسی سے بھی شروع کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔

سبحان اللہ، والحمدللہ، ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر (مسلم)

(ماہ نور)

پہلی بات

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام کے سپاہیو!

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے اور اپنے ایمان کو مزید بہتر کرنے میں کوشاں ہوں گے۔ آپ میں ہر ایک پھر سے مصروف ہو چکا ہے کہ سکول دوبارہ کھل چکے ہیں لیکن اس مصروفیت میں آپ نے اپنا کچھ وقت اپنے اللہ کے لیے بھی دینا ہے۔

اللہ کے لیے دینے سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے جو بندے اس وقت مصیبت میں مبتلا ہیں ان کے لیے تھوڑا سا وقت نکالنا ہے۔ بھئی! آپ کو پتہ ہے کہ اس وقت ملک پاکستان میں سیلاب آیا ہوا ہے اور لاکھوں لوگ اس سے متاثر ہیں۔ اب ان کی مدد بھی تو ہم نے ہی کرنی ہے۔ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب حساب لے گا کہ میرے بندوں کے ذریعے کیا میری مدد کی تھی تو ہم کہہ سکیں گے کہ ہم نے اپنی پوری کوشش کی تھی۔ اب کرنا یہ ہے کہ آپ نے ان سیلاب متاثرین کے لیے امدادی سامان جمع کرنا ہے۔ نقد رقوم، خشک راشن، ادویات، کپڑے اور اس طرح کی بہت ساری چیزیں جو آپ کی ضرورت ہیں، وہی ان کی بھی ضرورت ہیں۔

مجھے اس بات کا یقین ہے کہ روضۃ الاطفال کا ہر قاری اپنے ہم وطن سیلاب کے لیے ضرور وقت نکالے گا اور امدادی سامان جمع کرے گا۔

اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو......!

والسلام

ربنا

مرغ کی آواز سن کر دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ (صحیح مسلم)

''اے اللہ! میں تیرا فضل چاہتا ہوں''

(مجاہد اسرار احمد)

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط و کتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور/ ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

پیارے بچوں کے پیارے رسول ﷺ

اللہ سبحان وتعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں جابجا اپنے پیارے حبیب ﷺ کے فضائل و اوصاف بیان فرمائے ہیں مگر سورۃ انبیاء کی ایت نمبر 107 میں اللہ پاک نے پیارے نبی ﷺ کی صفات کو کچھ یوں سمیٹا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ.

''اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

پیارے بچو! رسول ﷺ کی ذات جہاں معاشرے کے ہر فرد اور دنیا کی ہر شے کے لئے سراپا رحمت تھی۔ وہاں بچے آپ ﷺ کی شفقت سے بھلا کیسے محروم رہ سکتے تھے۔ اسلام کی آمد سے پہلے عرب معاشرے میں بچوں سے پیار کرنے کو معیوب سمجھا جاتا تھا اور بچیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔

نبی کریم ﷺ نے نہ صرف ان تصورات کو رد کیا بلکہ بچوں کو اللہ کے باغ کے پھول قرار دیا۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے، جو آپ ﷺ کی بچوں سے والہانہ محبت اور شفقت کو ظاہر کرتے ہیں۔

عرب کے ایک بدو نے جب حضور اکرم ﷺ کو اپنے نواسوں سے پیار کرتے اور بوسہ لیتے ہوئے دیکھا تو بہت حیران ہوا اور کہا اے محمد ﷺ! میرے دس بچے ہیں اور میں نے ان سے کبھی پیار نہیں کیا۔ اس کے جواب میں آپ ﷺ نے بہت خوبصورت جواب دیا کہ اگر اللہ تمہارے دل سے محبت نکال لے تو میں کیا کر سکتا ہوں (بخاری)

رسول اللہ ﷺ کی محبت کا یہ انداز صرف اپنے بچوں یا نواسوں کیلئے ہی مخصوص نہ تھا بلکہ امتیاز رنگ و نسل سب کے بچوں کیلئے محبت کا یہی انداز تھا۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کئی دفعہ نبی کریم ﷺ اپنی ایک ران مبارک پہ مجھے اور دوسری پر سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بٹھاتے اور ہم دونوں کو اپنے گلے سے لگا کر یہ دعا فرماتے، اے اللہ تو ان سے محبت فرما جس طرح میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ (بخاری)

پاک پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے نماز کو لمبا کرنے کا ارادہ کیا مگر ایک بچے کے رونے کی آواز سن کر میں نے نماز کو مختصر کر دیا کیونکہ میں جانتا تھا کہ بچے کا رونا ماں کے جذبات کو مجروح کرے گا (بخاری)۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبیوں کے امام نبی ﷺ نے ہمیں اس حالت میں نماز پڑھائی کہ آپ ﷺ کی نواسی حضرت امامہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے شانوں پہ سوار تھیں۔

(بخاری)

رسول پاک ﷺ بچوں کے معاملے میں بھی صبر و تحمل کے پیکر تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بچپن میں دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی مگر اس عرصے میں آپ ﷺ نے مجھے ایک مرتبہ بھی نہیں ڈانٹا اور نہ ہی کبھی یہ کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا یا ایسا کیوں نہیں کیا۔

(بخاری، مسلم)

جب عدل وانصاف کے احکام کی باری آئی تو بچے اس سے بھی محروم نہ رہے لہٰذا ارشاد نبوی ہے کہ اللہ سے ڈرو اور اپنے بچوں کے درمیان انصاف کرو۔

(بخاری، مسلم)

بات صرف یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بچوں کی عزتِ نفس اور خودداری کا بھی پورا پورا خیال رکھا جیسا کہ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ بن سعد فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک مشروب لایا گیا اس دوران آپ ﷺ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی ان میں ایک کم عمر لڑکا بھی سب سے دائیں طرف کھڑا تھا۔ آپ ﷺ نے اس مشروب میں سے کچھ پی کر صحابہ رضی اللہ عنہم کو دینا چاہا چونکہ باری پہلے اس لڑکے کی تھی تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اے لڑکے! کیا میں یہ پہلے بڑوں کو دے دوں تو اس لڑکے نے جواب دیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ میں اپنا حصہ جو آپ عطا کریں کسی کو نہیں دوں گا'' تو اس پر آپ ﷺ نے سارا مشروب اس لڑکے کو دے دیا۔ (بخاری:2180)

پیارے بچو! ان ساری احادیث کی روشنی میں ہم پر واضح ہو گیا ہے کہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ بچوں سے کتنا پیار اور لگاؤ رکھتے تھے آپ ﷺ کی ہمارے ساتھ محبت اور شفقت یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم بھی ان سے محبت کریں جیسا کہ ایک حدیثِ پاک کا مفہوم ہے کہ ہمارا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اللہ کے محبوب نبی ﷺ ہمیں دنیا کی ہر شے سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں۔

گلشن اسلام کے مہکتے پھولو! آج بھی امتِ مسلمہ کا بچہ بچہ اپنے پیارے نبی ﷺ کی محبت میں اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہے۔ یہ وہ جذبہ ہے، جس نے پوری ملت اسلامیہ کو دشمن کے آگے سیسہ پلائی دیوار بنا دیا ہے۔ مگر افسوس آج بھی ہم اُس پیارے رسول ﷺ کی پیاری زندگی کو اپنا نہ سکے، جو ہمارے لیے بہترین نمونہ قرار دی گئی تھی، اور ہم غیروں کو ہی اپنا راہ نما اور آئیڈیل سمجھتے رہے۔ یاد رکھیں! محبت کا وہ دعویدار جس کا دامن آپ ﷺ کی اتباع اور اطاعت سے خالی ہو، وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے نبی ﷺ کی سچی محبت اور اطاعت نصیب فرمائے۔ (آمین)

(ناصر محمود، کسووال، ساہیوال)

جلالُ جمال

یہ 94ھ کی ایک روشن رات تھی۔ سید سائن کے ٹیلوں پر چودھویں کے چاند کی روشنی بکھری ہوئی تھی۔ لگتا تھا پورے علاقے پر کسی نے سفیدی کی چادر بچھا دی ہے۔ لمبے تڑنگے قوی ہیکل جاسوس نے ایک ٹیلے کے بہت بڑے پتھر کی اوٹ سے سر ابھار کر حد نگاہ تک پھیلے ہوئے اونچے میدان کا جائزہ لیا۔ عرب مجاہدین کے خیمے اس کی نگاہوں کے سامنے تھے لیکن فاصلہ اتنا تھا کہ وہ ان کی تعداد اور ان میں مقیم عربوں کے بارے میں کوئی اندازہ نہ کر سکا جو اس کے یہاں آنے کا مقصد تھا۔ وہ بے یقینی اور بے چینی کی سی حالت میں خیموں کی طرف دیکھتا رہا جو دور سے بڑے بڑے مٹیالے دھبوں کی طرح لگ رہے تھے۔

یہ ٹیلہ عرب مجاہدوں کے لشکر سے کافی فاصلے پر تھا اس لیے کسی فوری خطرے کا امکان نہ تھا۔ تاہم وہ ٹیلے کی اوٹ سے نکلنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہا تھا۔ اس کا دل انجانے خوف سے بھرا ہوا تھا۔ ان مٹھی بھر عربوں نے جو مکران کی طرف سے بے خوف سندھ میں داخل ہو گئے تھے اور جن کے بحری جہاز بھی نہایت آسانی سے دیبل کی بندرگاہ پر آ لگے تھے، چند ہی مہینوں میں اپنی شجاعت اور بہادری کی ایسی دھاک بٹھا دی تھی کہ ان سے مقابلے کا خیال ہی بدن پر لرزہ طاری کر دیتا تھا۔

قوی ہیکل جاسوس کچھ دیر خالی خالی نظروں سے لشکر کے پڑاؤ والی جگہ کی طرف دیکھتا رہا۔ اس کا دل چاہتا تھا کہ یہیں سے لوٹ جائے اور اپنے سرداروں کو عربوں کی تعداد اور جنگی صلاحیت کے بارے میں من گھڑت داستان سنا دے۔ لیکن ساتھ ہی عقل اسے ایسا کرنے سے روکتی تھی۔ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ ان جری حملہ آوروں سے اس علاقے اور اپنے قبیلے کی آزادی کو صرف اسی صورت میں بچایا جا سکتا ہے کہ ان کی طاقت اور جنگی حکمت عملی کا بالکل ٹھیک حال معلوم ہو جائے اور یہی باتیں معلوم کرنے اسے بھیجا گیا تھا۔ یہ ذہنی کشمکش اسے حواس باختہ کر رہی تھی۔ اسے اپنی جان بھی عزیز تھی اور اپنی قوم کی بھی اور بالآخر قومی حمیت نے جان جانے کے اندیشوں کو زیر کر لیا اور اپنی تلوار کے قبضے پر مضبوطی سے ہاتھ جما کر وہ پتھر کی اس اوٹ سے باہر نکل آیا۔ سندھ کے چند قبائل کا یہ جاسوس جو محمد بن قاسم کی فوجی طاقت اور حکمت عملی کے بارے میں ٹھیک ٹھیک معلومات حاصل کرنے کے لیے آیا تھا۔ لشکر گاہ کے اتنا قریب پہنچ گیا تھا کہ اس سے آگے بڑھنا ممکن نہ تھا اور یہ ایک ایسی چوٹی تھی جہاں سے وہ عربوں کے چہروں سے ان کے جذبات کا اندازہ تو نہ کر سکتا تھا مگر ان کی حرکات بخوبی دیکھ سکتا تھا۔

پورے تحفظ کے بغیر دشمن سے اس قدر قریب ہو جانے کا خطرہ اس نے اس لیے ہی مول لیا تھا کہ اس کے لیے یہ کام صرف معمول کا ایک ایسا فریضہ نہ تھا جو عام فوجیوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ وہ اسے مذہبی اور قومی فریضہ سمجھ کر یہاں آیا تھا۔ اسے بتایا گیا تھا کہ ملیچھ مسلمان اس کے ''مقدس دھرم'' کو ختم کرنے کے لیے حملہ آور ہوئے اور اگر وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہو گئے تو کسی دیوی اور کسی دیوتا کی پوجا باقی نہ رہے گی۔ سنہری کلوں والے مندروں کو بوچڑ خانوں میں بدل دیا جائے گا اور تمام ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنا لیا جائے گا۔

وہ ایک بڑے مذہبی گھرانے کا فرد تھا اور اس بات پر پختہ یقین رکھتا تھا کہ اس کا دھرم ہی دنیا میں سب سے زیادہ مقدس اور اس کی قوم ہی سب سے زیادہ محترم ہے۔ وہ اس تقدس اور اس احترام کو بہر حال باقی رکھنے کا عزم کیے ہوئے تھا اور چاہتا تھا کہ ان سب مسلمانوں کو جو ہندو قوم، ہندو دھرم اور ہندوستان کے لیے ایک خوفناک خطرہ بن کر ابھر رہے ہیں انہیں اس میدان میں اس طرح گھیر کر فنا کر دیا جائے گا کہ ان کی تباہی کی خبر دینے والا بھی کوئی باقی نہ رہے۔ اس نے اب تک کسی مسلمان کی شکل نہ دیکھی تھی۔ ان کے بارے میں باتیں ہی سنی تھیں اور اپنے مذہب کی روشنی میں وہ مسلمانوں کو ایک ایسی درندہ صفت مخلوق خیال کرتا تھا جن کے دانتوں اور ناخنوں میں انسانوں کے گوشت کی بوٹیاں پھنسی ہوتی ہیں لیکن اب جب وہ عرب مجاہدوں کے چہروں کی جھلک دیکھ سکتا تھا اس کا یہ تصور بری طرح ٹوٹ رہا تھا یہ لوگ تو اسے اپنے لوگوں سے کہیں زیادہ خوش رو، صاف ستھرے اور مہذب محسوس ہو رہے تھے۔ ان کے خیمے اگرچہ ناہموار، پتھریلی زمین پر کھڑے تھے لیکن حسن ترتیب اور صفائی ستھرائی کی وجہ سے بہت خوشنما لگ رہے تھے۔ لگتا تھا کوئی آسمانی مخلوق زمین پر اتر آئی ہے۔

سندھی جاسوس جس وقت اپنی پناہ کی جگہ پہنچا جو

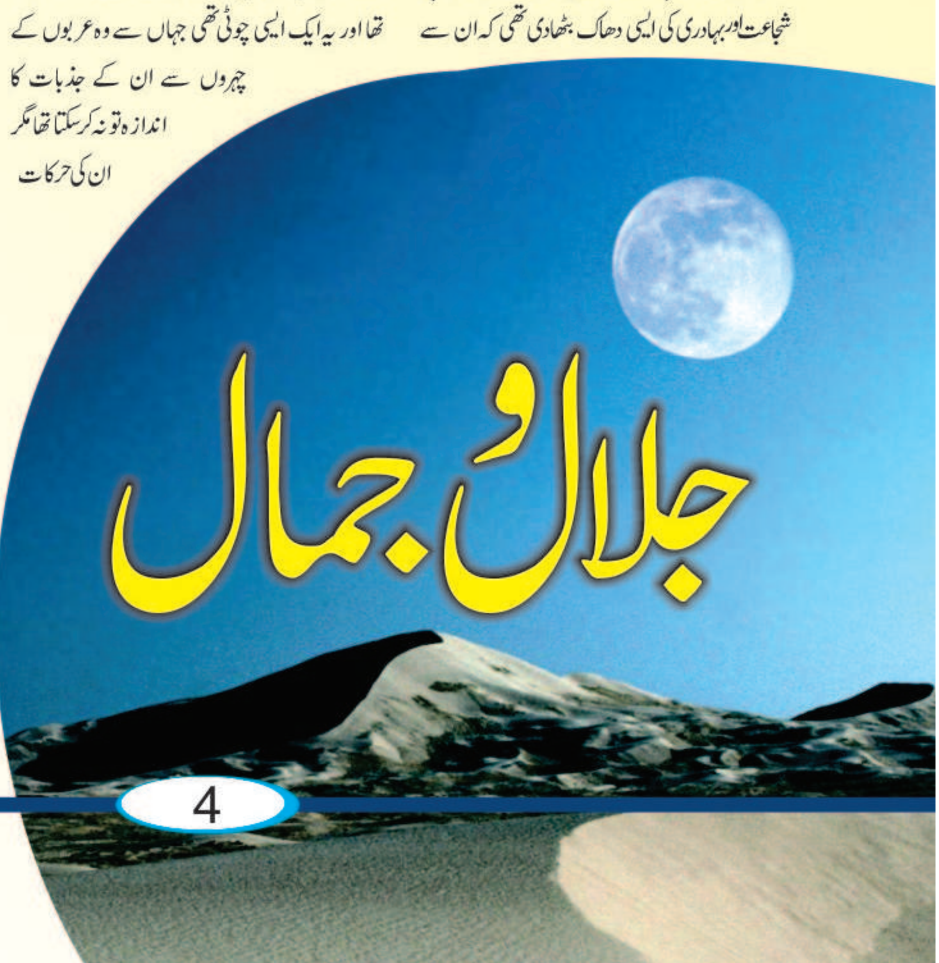

ایک بڑے پتھر کی اوٹ کی صورت میں تھی۔ رات ڈھل چکی تھی اور پہرہ دینے والے مجاہدوں کی مخصوص آوازوں کے سوا ہر طرف خاموشی کا راج تھا لیکن جیسے ہی پو پھوٹی دور تک پھیلے ہوئے ان خیموں میں چہل پہل نظر آنے لگی بالکل یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی جادوگر نے اپنی جادو کی چھڑی سے پتھروں کو زندگی بخش دی ہو۔ سب خیموں والے جاگ اٹھے اور ہر طرف چہل پہل نظر آنے لگی۔ جس خیمے سے جو عرب برآمد ہوا، نور سے نہایا ہوا لگا۔ ان کے چہروں پر سختی کی جگہ نرم دلی اور تقویٰ کا نکھار تھا۔ اپنے سادہ مگر پاک اور صاف لباس میں سندھی جاسوس کو یہ لوگ رحمت کے فرشتے لگے۔ آنکھیں مل کر وہ ان کے چہروں پر خونخواری کے آثار تلاش کرتا تھا لیکن اس کی نگاہ ناکام ہو کر لوٹ آتی تھی۔ ان میں تو ایک علامت بھی ایسی نہ تھی جو انہیں وحشی اور سفاک ثابت کر سکتی بلکہ یہاں تو ایک نظم وضبط تھا اور ایک تقدس تھا جو صبح کے پھیلتے نور کی طرح آ رہا تھا۔

ہر مجاہد نے بہت اہتمام سے وضو کیا اور پھر ایک ہموار جگہ چٹائیاں بچھا کر وہ سب صبح کی نماز میں مشغول ہو گئے۔ صحرا کی وسعتوں میں اذان کا نغمہ گونجا، تسبیح و تہلیل کی مدھم مدھم آوازیں بلند ہوئیں اور پھر امام کی دلکش آواز جادو جگانے لگی۔ مجاہدین صفیں باندھ کر اپنے رب کے حضور کھڑے ہو گئے۔ امامت کے فرائض ان کا خوبرو سالار عمادالدین محمد بن قاسم ادا کر رہا تھا اور اس کے لبوں سے نکلنے والی قرآن کی آیات کا اثر بالکل ایسا تھا جیسے نور کا چشمہ ابل رہا ہو اور اس کی تاثیر سے پورا ماحول روشن تر ہوتا چلا جا رہا تھا۔ لیکن اس نے اب تک عبادت کا جو مفہوم سمجھا تھا وہ انسانوں کی پوجا کے سوا کچھ نہ تھا۔ وہ بت جن کے سامنے وہ اور اس کی قوم بہت عقیدت سے سجدے کرتی تھی، انسانوں کے مجسمے ہی تھے۔ عقیدت کی وجہ سے کسی نے ان کے کندھوں پر دو کی جگہ چار بازو لگا دیے ہوں تو اور بات ہے لیکن وہ سب تھے انسانوں کے ہی بت۔ پھر جو پنڈت اور پروہت پوجا پاٹ کا اہتمام کرتے تھے وہ بھی انسان ہی تھے مگر ان کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ وہ عام لوگوں سے بہت اونچے ہیں اور اس اونچائی کے مطابق انہیں ایسے حقوق ورتبے حاصل ہیں جو دوسروں کو حاصل نہیں لیکن یہاں تو معاملہ بالکل الٹ تھا۔ صفوں میں کھڑے ہوئے سب مجاہد یکساں حیثیت کے نظر آ رہے تھے، یہ اہتمام سرے سے کیا ہی نہ تھا کہ کون کہاں کھڑا ہے، جسے جہاں جگہ ملی وہ وہاں ہی صف میں کھڑا ہو گیا تھا۔ امام کو یہ خصوصیت ضرور حاصل کہ وہ سب سے آگے کھڑا تھا۔ ارکان عبادت سب ایک طرح ہی ادا کر رہے تھے۔ سجدے میں سر جھکتے تو کوئی سر اونچا نہ رہتا تھا۔ رکوع میں جاتے تو کسی کی پیٹھ سیدھی نظر نہ آتی تھی۔ سندھی جاسوس اپنے عقیدے پر قائم رہنے کی کوشش کرتا رہا۔ وہ ٹوٹی پھوٹی عربی جانتا تھا اسی لیے اسے دشمن کی جاسوسی پر مامور کیا گیا تھا۔ محمد بن قاسم نے جب پوری نسل انسانی کی بھلائی کی دعا کی اور اس کی آواز گریہ سے لرز لرز گئی تو سندھی جاسوس نے اپنے پورے جسم کو کانپتا ہوا محسوس کیا اور اسے اپنا پورا معاشرتی اور دینی ڈھانچہ ایسا کچا نظر آیا کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا نہ رہ سکا۔ اس کی پوری شخصیت ڈول گئی۔

یہ شاید قبولیت کا کوئی خاص وقت تھا اور کیوں نہ ہوتا کہ اللہ کے لیے جان کی بازی لگا دینے والے مجاہد اپنے وطن سے سینکڑوں کوس دور ایک اجنبی دیس کی ناہموار زمین پر سجدہ ریز ہوئے تھے اور اپنے رب کے حضور ہاتھ اٹھا کر خیر و برکت طلب کر رہے تھے۔ ان کی دعا اس حد تک تو فوراً قبول ہوئی کہ سندھی جاسوس کا دل بدل گیا، ارادے بدل گئے، پوری شخصیت بدل گئی۔ اس نے چپکے سے ایک ارادہ کیا اور اپنی کمین گاہ سے نکل کر لشکر کی طرف چل پڑا۔ اس خطرے کو نظر انداز کر کے کہ اسے گرفتار کر لیا جائے گا اور دشمن کا جاسوس سمجھ کر سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔

مؤرخین کا بیان ہے کہ محمد بن قاسم کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے کے بعد یہ شخص اپنے علاقے میں لوٹ گیا اور ایسے مؤثر انداز میں اسلام اور مسلمانوں کے حالات بیان کیے کہ وہ تمام قبائل حلقہ بگوش اسلام ہو گئے جو آخری دم تک مسلمانوں سے لڑنے کے لیے تیار ہو رہے تھے۔ چند قبائل اب بھی سندھ میں آباد ہیں اور یہی وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنہوں نے کسی یا لالچ کے بغیر اسلام کی خوبیوں سے متاثر ہو کر یہ دین قبول کیا تھا۔ (استفادہ: کردار کے غازی)

(سیدہ عائشہ سیف، ڈپٹی والا، بھوانہ)

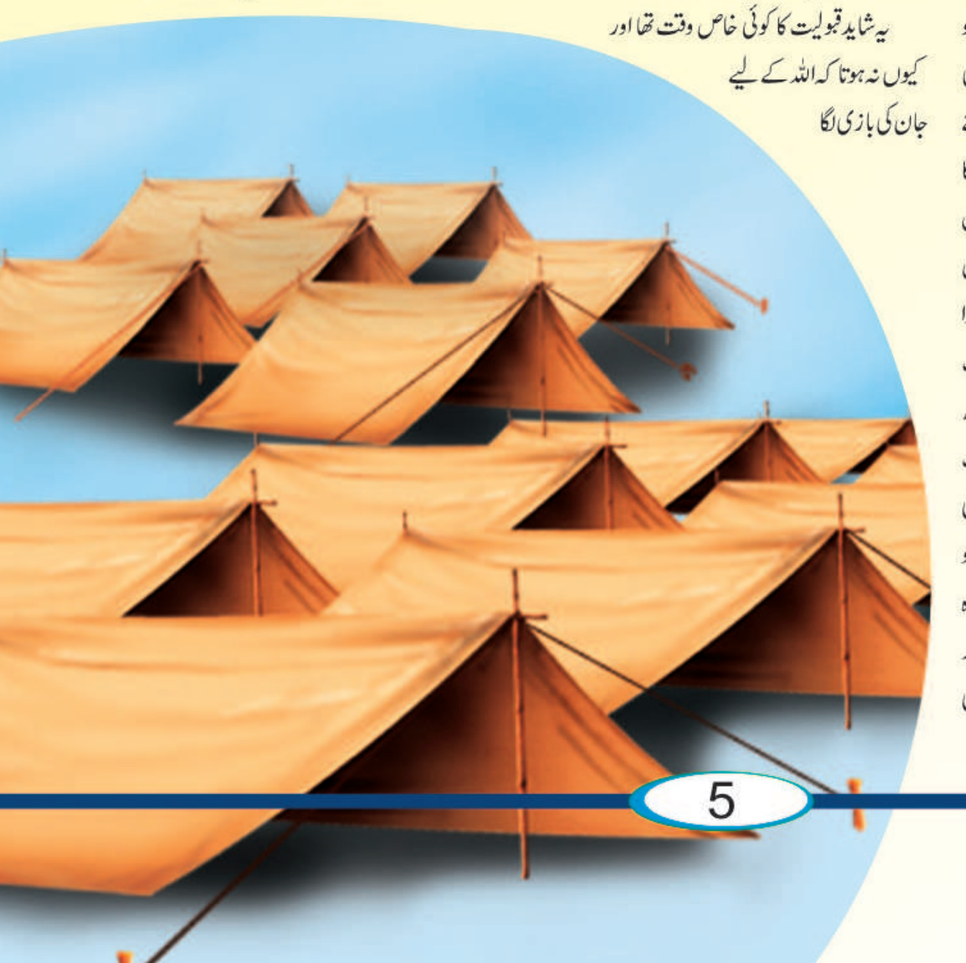

گلدستۂ روضہ

مسلمان کا بچہ اور بندر کا بچہ

میرے بھائیو! جو بات میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں۔غور سے سنیے......ایک ان پڑھ سامداری صرف دو چار کلو آٹے کی خاطر ایک جانور کے بچے کی تربیت کرتا ہے۔ اسے سلام کرنا سکھاتا ہے اور ایک ہم ہیں...... پڑھے لکھے ہونے کا باوجود ایک انسان کے بچے کو سلام کرنا نہیں سکھا سکے۔

میرے بھائیو! ایک مداری دو چار کلو آٹے کی خاطر بندر کے بچے کو سسرال جانا سکھا سکتا ہے۔مگر افسوس......ہم آج تک ایک مسلمان بچے کو مسجد جانا نہیں سکھا سکے۔

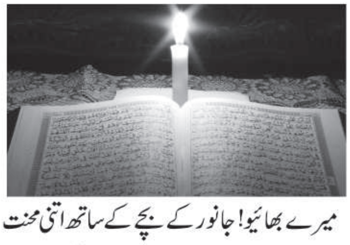

میرے بھائیو! جانور کے بچے کے ساتھ اتنی محنت ہو رہی ہے صرف اور صرف دو چار کلو آٹے کی خاطر۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صرف ایک بچے کی صحیح تربیت کرنے پر اتنی قیمتی جنت دینے کا وعدہ کیا ہے کہ جس کا کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا.....مگر یا تو ہمیں اللہ کے وعدوں پر یقین نہیں...... یا ہماری نظر میں جنت کی قیمت دو چار کلو آٹے سے بھی کم ہے۔

(مجاہد اسرار احمد۔قصور)

مثالی خلیفہ

ایک دن امیر المؤمنین عمر فاروق ؓ کھانا کھا رہے تھے۔ کھانے میں ابلا ہوا گوشت اور روٹی شامل تھی۔آپ ؓ بڑی مشکل سے گوشت کے ٹکڑوں کو توڑ توڑ کر حلق سے نیچے اتار رہے تھے۔ایک صحابی عتبہ بن فرقد ؓ آپ ؓ کو کھاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔انہوں نے کہا: اگر آپ ؓ اپنے کھانے میں کچھ بہتر غذا شامل کرلیں تو امت مسلمہ کے مال میں ہرگز کمی نہ آئے گی۔

آپ ؓ نے جواب دیا: کیا تم مجھے دنیا پرستی کا درس دیتے ہو؟

انہوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ اپنے رتبے کی وجہ سے عیش و آرام کے حقدار ہیں۔

آپ ؓ نے جواب دیا:

''میں قوم کا امین ہوں اور کیا میں امین ہو کر بھی امت کے مال میں خیانت کروں؟''

(ماخوذ: خلفائے راشدین کے عدالتی فیصلے)

(عابد علی۔لالہ رخ واہ کینٹ)

تصویر بنانے والے لوگ

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا، اس نے جو بھی تصویر بنائی اس میں جان ڈالی جائے گی پھر یہ تصویر اسے جہنم میں عذاب دے گی۔(مسلم:211)

حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ میں اپنے ایک روشن دان میں ایک ایسا پردہ لگائے ہوئے تھی جس میں تصویریں تھیں، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے جیسے اسے دیکھا تو پھاڑ دیا۔ آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ کہنے لگے: اے عائشہ ؓ: قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی خلقت میں مقابلہ آرائی کرتے ہیں۔حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اسے کاٹ دیا اور اس سے ایک دو تکیے بنا لیے۔(بخاری:5954)

(عنصر عبد الغفور۔فیصل آباد)

لفظ قاتل، نہ مقتل نہ جلاد سے

دعوت دیں کو لے کر اٹھو دوستو
غلبہ دیں کی جانب بڑھو دوستو
بھاگے آؤ کہ دیں نے پکارا تمہیں
نیکیوں میں نہ پیچھے رہو دوستو
جنتوں میں ملیں تم کو جام سبو
ابدی راحت میں جاکے جیو دوستو
دعوتی مورچے بھی گرم کرو
اور محاذوں پہ بھی تم ڈٹو دوستو
جان جائے تو جائے کوئی غم نہیں
آنچ آئے نہ اسلام کو دوستو
دشمن کے زور کفر تم کو پسپا کرے
اور نہ ہی عفریت زر سے ڈرو دوستو
چلتے جاؤ منزلیں پکاریں تمہیں
اب تو آگے ہی آگے بڑھو دوستو
لفظ قاتل، نہ مقتل نہ جلاد سے
اپنے اللہ سے بس ڈرو دوستو
سننے والے کو جس سے نصیحت ملے

کوئی ایسی کہانی لکھو دوستو
دعوت دیں کو لے کر اٹھو دوستو
غلبہ دیں کی جانب بڑھو دوستو
(ام کلثوم۔اوکاڑہ)

دعائیں، جو رد نہیں ہوئیں

- حاجی کی دعا یہاں تک کہ وہ واپس نہیں آتا۔
- مجاہد کی دعا یہاں تک کہ وہ واپس آجائے۔
- مظلوم کی دعا یہاں تک کہ اسے انصاف مل جائے۔
- مریض کی دعا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے۔
- بھائی کی اپنے بھائی کے لیے دعا اس کی غیر موجودگی میں۔

ان سب میں سے پہلی قبول ہونے والی دعا بھائی کی دعا اپنے بھائی کے لیے ہے۔

(زکیہ ریاض، آنسہ نواز)

صدقہ کیا ہے؟

نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے ہر عضو پر نیکی لازم ہو جاتی ہے خواہ یہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔

صدقہ صرف روپیہ پیسہ خرچ کرنے کا ہی نام نہیں اس میں ہر وہ کام شامل ہے جو خلوص نیت اور پوری ذمہ داری سے کیا جائے رسول اکرم ﷺ نے اس بات کو چند مثالوں سے واضح کیا ہے۔

① ۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے کوئی فیصلہ کرنا صدقہ ہے۔

② ۔ کسی آدمی کو سواری پر چڑھانے یا اس کا سامان اٹھانے میں مدد کرنا۔

③ ۔ اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے۔

④ ۔ نماز کے لیے قدموں پر چل کر جانا بھی صدقہ ہے۔

⑤ ۔ کسی دکھ دینے والی چیز کا راستے سے اٹھانا بھی صدقہ ہے۔

یہ سب باتیں جن کا ذکر ہوا ہے بظاہر کتنی چھوٹی معلوم ہوتی ہیں لیکن ساری کی ساری اپنے نتیجے کے اعتبار سے بہت وزنی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سب کا اجر مومن کے حساب میں لکھ لیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(حفصہ سرور۔ سادوگورائیہ)

بے باک مصنف

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے گھوڑے کا بھاؤ کیا اور طے شدہ دام دینے سے قبل اس پر سوار ہوئے تاکہ اس کو آزما کر دیکھیں کہ گھوڑے کی چال اور حیثیت کیا ہے؟ تھوڑی دیر میں گھوڑا تھک گیا اور کچھ چوٹ کھا کر داغ دار ہو گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کے مالک سے کہا تم اسے لے جاؤ۔ ایسے گھوڑے کی ہمیں ضرورت نہیں تھی جو اتنی جلدی تھک جائے۔ اس نے کہا: نہیں! میں تو آپ رضی اللہ عنہ سے دام لوں گا۔ گھوڑے کا معاملہ طے ہو چکا ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کسی کو ثالث بناؤ۔ جو فیصلہ وہ کر دیں ہم دونوں مان لیں۔ اس نے کہا: پھر "شریح" کو قاضی مان لیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے تسلیم کر لیا۔ جب معاملہ قاضی شریح کے سامنے پیش ہوا تو قاضی شریح نے کہا: امیر المؤمنین! گھوڑا ان داموں میں آپ لے لیں جتنے داموں میں خریدا تھا یا جس طرح تازہ دم اور بے عیب لیا تھا اسی طرح واپس کر دیجئے۔"

عمر رضی اللہ عنہ نے اس فیصلے کو بے حد پسند فرمایا: اور اسے منصفانہ فیصلہ قرار دیا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کو خیال ہوا کہ ایسے مصنف اور سمجھ دار شخص کو جو رعایت نہ کرے، قاضی بنانا چاہیے۔ چنانچہ ان سے اسی وقت کہا کہ میں آپ کو "کوفہ" کا قاضی مقرر کرتا ہوں۔ کوفہ تشریف لے جا کر اپنے فرائض منصبی کو انجام دیجئے۔

(ایام خلافت راشدہ، ص 283)

(شہزاد گلزار۔ اوکاڑہ)

اللہ بہت بڑا ہے

اللہ اکبر

مایوس کیوں کھڑا ہے
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے
مانا کہ ظلمتوں کے ہر سمت ہیں بسیرے
لیکن کبھی تو ہوں گے انصاف کے سویرے
مہکیں گے غنچۂ گل، گائے گی کوئی بلبل
حالات کی صدا ہے اللہ بہت بڑا ہے
سنگلاخ وادیوں میں وہ دیکھ گر نظر ہے
چھری تلے ہے اک خواب کا اثر ہے
چلتی چھری نہیں، کٹتی کیوں نہیں گردن
کس کا حکم چلا ہے، اللہ بہت بڑا ہے
یہ خوں بے کسوں کا جائے گا رائیگاں نہ
ہم دیکھیں نا دیکھیں، دیکھے گا یہ زمانہ
اٹھے گی کوئی چنگاری، آئے گی ان کی باری
قدرت کا فیصلہ ہے، اللہ بہت بڑا ہے
فرعون اور پانی، ختم ہوگئی کہانی
بچوں سے ابوجہل کی چھنوائی زندگانی
امریکہ سے دن دیہاڑے، ٹکرا گئے طیارے
کیسا حشر ہوا ہے، اللہ بہت بڑا ہے
(ساہیوال، میمونہ عظمت۔ جہلم)

عام مگر..... خطرناک گناہ

پیارے بچو! ایک معاشرے کی ترقی کا انحصار اس معاشرے میں موجود افراد کے اخلاق و کردار کے عمدہ اور اچھا ہونے پر ہے۔ اگر وہاں کے لوگ اچھے کردار کے مالک ہوں تو معاشرہ خوبصورت اور ترقی یافتہ ہوگا۔ اگر معاملہ اس کے الٹ ہو تو وہ معاشرہ جہالت، اخلاقی برائیوں، خودغرضی اور بے ایمانی کا مظہر ہوگا۔ ہمارے دین اسلام نے بھی معاشرے میں رہنے اور معاشرے کے ماحول کو خراب ہونے سے بچانے کے لیے کچھ ایسی برائیوں سے منع کیا جو حقیقت میں ایک معاشرے کے وجود کے لیے زہر کا کام کرتی ہیں۔ ان میں سے پہلی برائی جو کہ بہت خطرناک ہے وہ جھوٹ ہے۔

جھوٹ ایک ایسی برائی ہے جس سے انسان نہ صرف اس معاشرے میں جھوٹا تصور کیا جاتا ہے بلکہ وہ اللہ کے ہاں لعنتی انسان لکھا جاتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

لعنت اللہ علیٰ الکٰذبین (آل عمران:61)

”جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔“

کوئی بھی مسلمان شخص یہ نہیں چاہے گا کہ وہ اللہ کی لعنت کا مستحق ٹھہرے۔ جھوٹ بولنے سے انسان دینی و دنیاوی دونوں قسم کے نقصان برداشت کرتا ہے۔ یوں جھوٹ آدمی کو جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ اس کے علاوہ فرشتوں کی نفرت اور اللہ کے ہاں جھوٹا بھی لکھا جاتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

”جب بندہ جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا ہی خواہش مند رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

پیارے بچو! ہم عموماً سکول میں تھوڑی سی سزا سے بچنے کے لیے جھوٹ بول دیتے ہیں۔ مثلاً ہوم ورک نہ ہونے پر یا ٹیسٹ تیار نہ ہونے پر کوئی نہ کوئی جھوٹا بہانہ کر دیتے ہیں یا پھر گھر میں کبھی شرارت کے بعد والدین کی ناراضگی سے بچنے کے لیے ہم کسی دوسرے کا نام بول دیتے ہیں۔ یوں ہم تھوڑی سی سزا سے تو بچ جاتے ہیں لیکن جو سزا ہمیں قیامت کے دن ملے گی اس کا کیا کریں گے؟ اگر ہم اللہ کے ہاں جھوٹے لکھ دیے گئے تو ہمارے لیے بہت ہی بدقسمتی کی بات ہے۔ لہٰذا کبھی بھی تھوڑی سی سزا سے بچنے کے لیے جھوٹ مت بولیں بلکہ سچ بولیں اور اللہ کے ہاں سچے مسلمان بنیں۔

اس معاشرے کو تباہ کرنے کے لیے دوسری بڑی برائی غیبت ہے۔ غیبت سے مراد کسی دوسرے میں موجود برائی کا ذکر اس کی غیر موجودگی میں کرنا جو اس کو بری محسوس ہو۔ جس معاشرے میں غیبت جیسی برائی جنم پائی جائے وہ معاشرہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اسلام نے اس برائی سے شدید نفرت اور کراہت کا اظہار کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضاً أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ (الحجرات 12)

''نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے بھائی کا گوشت کھائے، جبکہ وہ مردہ ہو، سو تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

جھوٹ کی مانند ہم اکثر ایک دوست کے پاس بیٹھ کر دوسرے دوست کی برائیاں کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے کہ ہم اس دوست کے ساتھ مل کر اپنے مردار بھائی کا گوشت کھا رہے ہیں۔ جس طرح ہمیں اپنے بھائی کا گوشت کھانے سے نفرت ہے اسی طرح ہمیں غیبت کرنے سے بھی نفرت ہونی چاہیے۔

پیارے بچو! آپ تصور کر سکتے ہیں کہ یہ کتنا برا کام ہے۔ غیبت کرنے سے معاشرے میں فتنہ وفساد برپا ہوتا ہے۔ معاشرے میں محبت کی جگہ نفرت کا دور دورہ شروع ہوجاتا ہے جس سے آپس کے تعلقات خراب اور کشیدہ ہوجاتے ہیں۔ غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی اس کی نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں اور اس کے نامہ اعمال میں برائیاں زیادہ ہوجاتی ہیں۔

ایک بڑی برائی جس کو ہم معمولی خیال کرتے ہیں وہ چوری ہے۔ اسلام میں اس کی سزا بہت سخت ہے یعنی چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے۔ چوری سے مراد یہ ہے کہ کسی کا مال یا اس کی کوئی بھی چیز بنا اجازت لے لینا یا اٹھا لینا...... مثلاً ہم اکثر اپنی کلاس میں دوستوں کی پینسل، ربڑ، قلم وغیرہ ان کی اجازت کے بغیر اٹھا لیتے ہیں۔ یہ چوری ہی کہلاتی ہے۔ اس کے علاوہ گھر میں کسی کا کھلونا اس کی اجازت کے بغیر اٹھانا بھی چوری ہے۔ چوری کرنے والا قیامت کے دن اس چوری شدہ مال کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہوگا اور وہ آگ بن کر اس کے گرد لپٹی ہوگی۔ لہٰذا اس بیماری سے بچنے کی پوری کوشش کریں اور معمولی فائدہ کے لیے آخرت کا عذاب مول نہ لیں۔

ایک اور ایسی بیماری جو معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ کر کھوکھلا کر دیتی ہے وہ حسد ہے۔ جس طرح دیمک لکڑی کو بالکل تباہ کر دیتا ہے اسی طرح حسد نیکیوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگلی امتوں کی مہلک بیماری تمہاری طرف چلی آ رہی ہے اور یہ بالکل صفایا کر دینے والی اور مونڈنے والی ہے بلکہ یہ مونڈتی اور دین کا صفایا کر دیتی ہے اور یہ بیماری حسد ہے۔ (ترمذی)

حسد کے حرام ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ حاسد دراصل اللہ تعالیٰ پر ناراض ہوتا ہے کہ اس نے اسے وہ نعمت کیوں دی۔ پھر بندے پر اس کے کسی جرم کے بغیر ناراض ہوتا ہے کیونکہ اس نعمت کے حصول میں اس کا کچھ اختیار نہیں تو حاسد دراصل اللہ کا بھی دشمن ہے اور اللہ کے بندوں کا بھی دشمن ہے۔ حسد آدمی کو اللہ کی نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے اور اللہ کی نافرمانی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔ پہلا قتل بھی حسد کی وجہ سے ہوا اور شیطان نے بھی حسد کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا۔

یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے بھی حسد کی وجہ سے یوسف علیہ السلام اور ان کے والد پر ظلم کیا تھا۔ حسد کرنے والے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یا وہ لوگ اس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے۔'' (سورۃ النساء: 54)

ماضی کی امتوں کی بربادی کا سبب حسد ہی تھا۔ حسد کی وجہ سے انسان دل کی تنگی کے مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں نفرت عام ہوتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے ہمدردی، محبت، اخلاص، مدد کرنے کا جذبہ ختم ہوجاتا ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرہ زوال کا شکار ہوجاتا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ ہمیشہ نیکی کے کاموں پر کاربند رہیں گے جب تک وہ حسد نہ کریں گے۔ (طبرانی، الترغیب والترہیب)

پیارے بچو! آپ نے دیکھا کہ یہ برائیاں ایک انسانی معاشرے کے ساتھ ساتھ ہمارے دین کے لیے کتنی نقصان دہ ہیں۔ ہمیں ان برائیوں سے بچنا چاہیے اور اگر ہو سکے تو دوسروں کو بھی روکنا چاہیے تاکہ ہمارا معاشرہ جو اس وقت تباہی کا شکار ہو چکا ہے وہ بڑی تباہی سے بچ سکے اور ہم بھی بہت سارے گناہوں سے بچ سکیں جو بہت خطرناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد عظیم۔ ڈھولن پتوکی

رپورٹ المحمدیہ روضہ سوسائٹی (راولپنڈی)

سیٹلائٹ ٹاؤن میں سمر کیمپ کے انعقاد کی منصوبہ بندی اور تیاریوں کے بعد جب مقررہ دن اور وقت آ گیا تو ہم الفلاح شادی ہال پہنچے۔ وہاں عاطف بھائی، شعیب بھائی، فرقان بھائی اور ثاقب مجید بھائی آئے ہوئے تھے۔ کیمپ کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا پھر ترانہ پیش کیا گیا جس کے بعد بچوں نے تقاریر کیں۔ پھر ثاقب مجید بھائی نے سیرۃ النبی ﷺ، مسلم ہیروز، میرا تعلق...... اللہ کے ساتھ، ان موضوعات پر درس دیا۔ پھر عاطف بھائی نے بسم اللہ گیم کروائی۔ بچوں کو جوس اور بسکٹ تقسیم کیے گئے اور پھر سب اپنے گھروں کو چل دیے۔ یہ تو پہلا دن تھا۔ اب اگلا دن آیا تو اسی طرح کیمپ کا آغاز ہوا اور بعد میں ثناء اللہ بھائی نے دعا پڑھائی۔ شعیب بھائی نے سیرۃ النبی پر لیکچر دیا۔ کیمپ کے طالبعلم عمر فاروق نے جہادی ترانہ پیش کیا اور پھر گیم کرائی جس میں بچوں کو گروپ میں بنا کر پرچیاں تقسیم کی گئیں۔ دس پرچیاں تلاش کرنے کا کہا گیا۔ 10 منٹ بعد مقابلہ ختم ہوا تو خیابان سرسید والے بچے جیت گئے۔ پھر حبیب بھائی نے تمام طلبا کو ویڈیو ڈاکومینٹری دکھائی۔

عاطف بھائی نے بچوں سے پوچھا کہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟ سب نے جواب دیا بال پوائنٹ...... آج آپ کو دکھائیں گے کہ وہ کس طرح بنتی ہے؟۔ ثناء اللہ بھائی نے حدیث پڑھائی۔ اکیس منٹ کے بعد انعامات تقسیم ہوئے اور پھر ریفریشمنٹ کا اہتمام ہوا جس میں آئس کریم کھلائی گئی اور کیمپ کا دوسرا دن ختم ہو گیا۔

اب تیسرے دن کا آغاز بھی تلاوت اور ترانہ کے ساتھ ہوا۔ دعا و حدیث کے بعد سیرۃ النبی ﷺ، میرا تعلق...... اللہ کے ساتھ اور مسلم ہیروز کے موضوع پر درس ہوئے۔ تمام بچوں کو ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ جس میں تھا کہ یہ جو ہم آلو کے چپس (Lays) کھاتے ہیں یہ کیسے بنتا ہے۔ اس کے بعد ہمارے کیمپ کے مہمان بلال بھائی نے بچوں کو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور قرآن کہانی کا پروگرام کروایا اور بچوں کو کوکنگ کے سبق میں آم کی چاٹ بنانا سکھائی گئی اور ریفریشمنٹ میں بھی یہی تھی۔ اس کے بعد چارٹس پر ڈرائنگ کا مقابلہ ہوا۔ عبداللہ مصعب، حمزہ ریاض اور ابوبکر احمد پوزیشن لینے والوں میں شامل تھے۔ رحمان مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن کے مدیر نے انعامات دیے اور ان کی کامیابی کو سراہا۔ پھر گیم ہوئی آخر پر ریفریشمنٹ کے بعد سب اپنے گھروں پر چلے گئے۔ جب چوتھے دن گئے تو آغاز تلاوت و ترانہ سے ہوا تقریریں ہوئیں۔ پھر ثناء اللہ بھائی نے حدیث و دعا اور شعیب بھائی نے سیرۃ النبی ﷺ، اعجاز الحق بھائی نے مسلم ہیروز اور عاطف بھائی نے میری دولت کے موضوع پر درس دیا۔ ڈاکومنٹری میں مقناطیس بناتے دکھایا گیا۔ اس کے بعد حبیب بھائی نے تجربہ کر کے دکھایا۔ آج کے مہمان حارث بھائی، عثمان بھائی، یاسر بھائی آفتاب بھائی تھے۔ اس کے بعد عثمان بھائی نے بچوں سے سوالات کیے۔ پھر بچوں کو کیک کھلایا گیا۔ پھر اعلان ہوا کہ کل بروز جمعہ ڈرائنگ اور تقریری مقابلہ ہوگا۔ اکیس منٹ کے بعد انعامات اور گیمز ہوئیں۔ یہ تھا چوتھا دن...... اب پانچویں دن چلے آغاز اسی طرح تلاوت ترانہ سے ہوا اور دعا و حدیث کے بعد شعیب بھائی اور عاطف بھائی نے سیرۃ النبی ﷺ، والدین اور میرے آئیڈیل محمد ﷺ پر درس دیا پھر رضوان بھائی نے دورہ صفہ مرید کے پر بریفنگ دی۔ اب تقریری مقابلہ شروع ہوا کوئی زبانی اور کوئی تحریری تقریر کر رہا تھا۔ اس کے بعد انعامات تقسیم کیے گئے۔ آج کے مہمان عبدالرحمٰن بھائی امیر جماعۃ الدعوۃ راولپنڈی اور جماعتی ساتھی معراج بھائی تھے۔ تقریری مقابلہ کے انعامات عبدالرحمٰن بھائی نے تقسیم کی۔ پہلی پوزیشن خنیس الرحمٰن، دوسری حمزہ ریاض اور تیسری پوزیشن مصعب طاہر نے حاصل کی اور انعامات حاصل کیے۔ اس کے بعد چارٹ مقابلہ میں تقسیم انعامات کے لیے طاہر معراج بھائی کو دعوت دی۔ انہوں نے ابن امجد، ثوبان، خنیس الرحمٰن بھائی اور محمد علی کو انعامات دیے اور پھر عبدالرحمٰن بھائی نے لیکچر دیا اور ریفریشمنٹ میں جوس اور Lays تقسیم کیے۔ چھٹا دن تھا...... آغاز اسی طرح تلاوت و ترانہ کے ساتھ ہوا بعد میں رضوان مجید بھائی نے فرسٹ ایڈ ٹریننگ کا بتایا۔ عبداللہ بھائی نے تمام بچوں کو فرسٹ ایڈ کا بتایا اور تمام بچوں سے پوچھا آپ نے سمر کیمپ سے کیا سیکھا ہے۔ اس کے بعد باہر گاڑی آ گئی۔ بچوں کا گروپ بنایا گیا اور پھر ایوب پارک کی طرف چل دیے۔ وہاں پر خوب ہلہ گلہ کیا اور مزے کیے۔ اس طرح یہ کیمپ چھ روز میں کامیاب ہو گیا۔

(خنیس الرحمٰن۔ راولپنڈی)

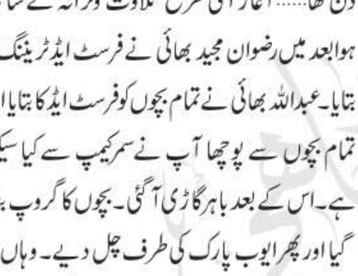

آداب سلام......!!!

جویریہ بتول۔ چکوال

ننھے ساتھیو! آپ جانتے ہی ہوں گے کہ جب بھی آپ کسی مسلمان بہن یا بھائی سے ملیں تو پہلا حق ''السلام علیکم'' کہنا ہے۔

یہ مذہب وتہذیب میں کچھ الفاظ، کلمات اور جملے ہوتے ہیں جن سے وہ اپنے لوگوں سے محبت کا اظہار کرتے ہیں...... اور خوب کرتے ہیں لیکن......؟ غیر مسلم لوگ ہیلو، گڈ مارننگ، ہائے، ہاؤ، اوکے، بائے وغیرہ کہہ کر اپنی تہذیب کا اظہار کرتے ہیں لیکن ایک مسلمان کو یہاں بھی جو جملہ سکھایا گیا وہ بھی کتنا خوب صورت ہے کہ:

''السلام علیکم یعنی تم پر سلامتی ہو''

یعنی اپنے مسلمان بھائیوں سے ملتے ہوئے سلامتی کی دعا دی جاتی ہے لیکن افسوس کی بات یہ کہ ہم ابھی تک سلام کے آداب سے مکمل واقف نہیں ہیں...... اپنی تہذیب کے متعلق ہم سنجیدہ ہی نہیں ہیں۔ مثلاً کوئی شخص کہتا ہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو جواب میں دوسرا شخص کہہ رہا ہوتا ہے: وعلیکم السلام...... حالانکہ کہ اسے بھی کہنا چاہیے کہ پورے کلمات دہرائے...... اسی طرح بعض لوگوں کو سلام کہا جائے تو حیرانگی سے مڑ کر دیکھتے اور جواب کی ہمت نہیں پاتے۔ اسی طرح کئی لوگ صرف سر کے اشارے پر اکتفا کرتے ہیں...... یہ سب انداز ٹھیک نہیں اور مغرورانہ انداز ہے اور چاہیے تو یہ ہے کہ اس سے بہتر انداز میں جواب لوٹایا جائے۔

پیارے نبی ﷺ کو حکم ہوا کہ:

وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (الانعام 54)

اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو کہہ سلام ہے تم پر، تمھارے رب نے رحم کرنا اپنے آپ پر لازم کرلیا ہے کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ تم میں سے جو شخص جہالت سے کوئی برائی کرے، پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو یقیناً وہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔

اسی طرح حکم ہوا:

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا (النساء 86)

اور جب کوئی تمھیں دعا (سلام) کرے تو اس سے بہتر دعا دو یا وہی لوٹا دو۔''

یہ قرب قیامت کی علامات میں سے ہے کہ لوگ صرف جان پہچان والوں کو سلام کریں گے۔ ایک مرتبہ پیارے نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا ''صبح بخیر''، یعنی اپنا سلام کیا تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ہمارا سلام تمہارے سلام سے افضل ہے اور جنتیوں کا کلام بھی یہی ہوگا یعنی ''السلام علیکم'' جنتیوں کی صفت یہ ہوگی کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی سلام کہا جائے گا...... فرشتے ہر دروازے سے سلام کہیں گے اور ان کا آپس میں کلام بھی سلام ہی ہوگا۔ غرض...... سلامتیاں ہی سلامتیاں...... اللہ ہمیں اس میں شامل کردے۔ آمین

اسلام کے سکھائے ہوئے یہ الفاظ سادہ، بامعنی اور پراثر ہیں اور ایک جامع ترین دعا بھی......! سوچیے کہ جب آپ اپنے کسی بھائی یا بہن کو مخاطب کر کے سلام سے پہلے (ال) لگا کہ الفاظ ادا کرتے ہیں تو کتنی جامع دعا دیتے ہیں۔ وہ ذات مبارک آپ کو سلامتی دے جو خود سراسر سلامتی والی اور 'السلام' ہے۔ (یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے)

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے آ کر پوچھا اسلام کا بہترین عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''غریبوں کو کھانا کھلانا، ہر خاص وعام کو سلام کرنا۔ (بخاری ومسلم)

مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جب گھروں میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کہو (النور: 61)

اسی طرح کسی دوسرے کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت اور پھر سلام کہنا ضروری قرار دیا گیا فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (النور 27)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوا دوسرے کے گھروں میں نہ داخل ہوا کرو یہاں تک کہ گھر والوں کی اجازت اور گھر والوں کو سلام نہ کہو۔''

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

''میں تمہیں ایسی تدبیر بتاتا ہوں جس کو اختیار کرنے سے تمہاری محبت بڑھے گی وہ یہ کہ آپس میں کثرت سے سلام کیا کرو۔'' (مسلم)

صحابہ کرام ایک دوسرے کو ملتے تو سلام کہتے تھے حتیٰ کہ درمیان میں اگر درخت، دیوار یا کوئی اوٹ آجاتی پھر سامنے آتے تو پھر سلام کہتے اور آج ہمارے لیے ایک دفعہ سلام کہنا بھی بوجھ محسوس ہوتا ہے...... اور سوچتے ہیں کہ فلاں کو سلام کریں یا نا کریں......!

پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے کہ جب مسلمان بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے۔'' (مسلم)

آپ کسی سے ناراض ہوں تو اللہ کی رضا کے لیے سلام میں پہل کریں یہ بات دل کے بخل کو دور کرتی ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا:

وہ آدمی اللہ سے زیادہ قریب ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (ابوداؤد)

باقی صفحہ 15 پر

حافظ محمد حبیب الرحمٰن ۔ فیصل آباد

طلحہ فیاض ۔ حافظ آباد

محمد ارشد ۔ ولایت آباد

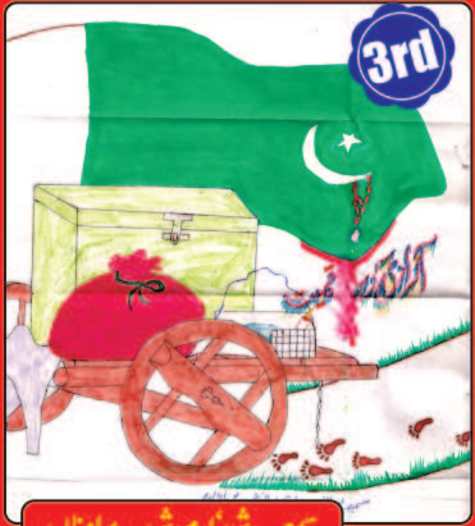

سمعیہ رشید، ارم رشید ۔ پراوناں

تصویری نمائش

تنزیلہ رشید، سمعیہ رشید ۔ پراوناں

اگلی تصویری نمائش کا موضوع

"حج"

نوٹ پہلے تین انعام یافتگان کو 500 روپے کی کتب ارسال کی جائیں گی

سیرِ جہاں

رات کی تاریکی میں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ہر کوئی پرسکون نیند کے مزے لے رہا تھا۔

اچانک...... ہر طرف گولیاں چلنے اور بارود برسنے کی آوازوں نے خاموشی اور پرسکون نیند کے سحر کو توڑ ڈالا۔

ہر بچہ، بوڑھا اور جوان ہڑبڑا کر اٹھ کھڑا ہوا......!!

ہر طرف ایک ہی شور تھا...... حملہ ہوگیا...... حملہ ہوگیا۔

کچھ دیر کی افراتفری کے بعد ہر طرف تکبیر کے نعرے گونجنے لگے۔ اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر!

وطن عزیز کی محافظ فوج اور غیور عوام ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کھڑے ہوکر دشمن کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بننے لگے۔

فضائیہ کے شاہین صفت ہواباز جذبہ جہاد سے سرشار فضاؤں میں دشمن کو نشان عبرت بنانے لگے، بری کے جوان ایمانی جذبہ سے مالا مال دشمن کی فوج ریوڑ کی طرح ہانکتے ہوئے سرحد پار بھگانے لگے اور بحریہ کے فولادی نوجوان سمندر کا سینہ چیرتے ہوئے دشمن کے ارادوں کو خاک میں ملانے لگے۔

وطن عزیز کا سربراہ خود سرحدوں پر جا پہنچا اور قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا...... دشمن کی فوج نہیں جانتی اس نے کس قوم کو للکارا ہے۔ ہم تب تک خاموشی سے نہیں بیٹھیں گے جب تک دشمن کی توپوں کو ہمیشہ کے لئے خاموش نہ کروادیں۔

دنیا نے یہ تو دیکھا تھا کہ جنگوں میں فوجیں تو لڑا کرتی ہیں مگر یہ نہیں دیکھا تھا کہ قومیں بھی فوج کے شانہ بشانہ اپنا خون پیش کرتی ہیں۔

پیارے بچو! یہ 6 ستمبر 1965ء کی رات تھی۔ اس رات ہندوستانی فوج نے بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے رات کے اندھیرے میں پاکستان پر حملہ کیا تھا۔ ہندوستانی فوج نے اس خام خیالی سے وطن عزیز پر حملہ کیا تھا کہ ہم چند گھنٹوں میں پاکستان کو فتح کرکے صبح کا ناشتہ لاہور میں کریں گے۔

مگر......!! پاکستانی مجاہد قوم اور فوج کے منہ توڑ جواب سے ناشتہ تو کجا کئی دنوں کا کھانا بھول گئے اور بیچارے کثیر مقدار میں اپنے جنگی ہتھیار بھی ساتھ لےجانا بھول گئے......!!

کچھ ہی دن پہلے سیالکوٹ جانے کا اتفاق ہوا۔ ہم نے وہاں کئی جگہوں پر فرسودہ حال ٹینک پڑے دیکھے۔ دوستوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ 65ء کی جنگ میں بوکھلائی ہوئی بھارتی فوج اپنا سازوسامان چھوڑ کر بھاگ گئی تھی۔ قلعہ سیال کے پاس ایک جگہ بھارتی ٹینک

اور پاس والی عمارت پر خوبصورت سنہری لفظوں میں پاکستان کے پرچم تلے یہ الفاظ لکھے پائے...... "سیالکوٹ تو ہمیشہ زندہ رہے گا" تو بے اختیار پوچھا اس کا کیا مطلب......!! پتہ چلا کہ 65ء کی جنگ میں بھارتی فوج کو ملیامیٹ کرنے میں سیالکوٹ کی عوام کا بڑا اہم کردار ہے۔ اس جرأت اور بہادری پر حکومت نے سیالکوٹ کے شہریوں کو "ہلال استقلال" سے نوازا تھا۔ ہلال استقلال کی جگہ کو دیکھنے کے بعد سیالکوٹ کی سیر کرنے کا شوق بڑھ گیا۔

آیئے! ہمارے ساتھ سیالکوٹ کی سیر کریں۔

سیالکوٹ فورٹ:

اسے قلعہ سیال بھی کہتے ہیں۔ یہ اس ریاست کے والی سیال نے تعمیر کروایا تھا۔ اسی وجہ سے اسے سیالکوٹ کہا جاتا ہے۔ چونکہ اسے بنے ہوئے عرصہ دراز ہوچکا ہے جس کی وجہ سے اس کی خستہ حالت "محکمہ آثار قدیمہ" کی راہ تک رہی ہے۔

اقبال منزل

عظیم شاعر محمد اقبال سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کا آبائی گھر ابھی تک صحیح سلامت سیالکوٹ میں موجود ہے۔ ہم چند دوستوں کے ساتھ "اقبال منزل" (علامہ اقبال کا گھر) دیکھنے گئے۔ یہ شہر کی ایک تنگ گلی میں واقع ہے۔ گھر میں داخل ہوں تو بائیں طرف لائبریری ہے۔ تھوڑا آگے جائیں تو سامنے اور بائیں جانب کمرے ہیں۔ ان کمروں میں علامہ اقبال کا ساز و سامان پڑا ہے۔ ایک کمرے میں اقبال کا جھولا اور چھوٹا سا پلنگ پڑا ہے اور ساتھ ہی ایک کمان کی طرز کی لمبی کرسی پڑی ہے۔ اس عجیب کرسی کو دیکھ کر مجھے بڑا تجسس ہوا یوں لگا کہ محترم اقبال اس دراز کرسی پر ٹیک لگا کر سکون سے مطالعہ کرتے ہوں گے۔ کمروں کی دیواروں پر علامہ اقبال کی تصاویر آویزاں ہیں۔ کہیں شملہ وفد کے ساتھ اور کہیں گول میز کانفرنس میں۔ اس کے علاوہ اقبال کے تعلیمی سرٹیفکیٹ بھی جا بجا دیواروں پر فریم میں جڑے نظر آتے ہیں۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ کو دیکھتے ہوئے میرے ساتھ والا دوست کہنے لگا بھائی! یہ دیکھو دو سرٹیفکیٹس میں علامہ اقبال کی سیکنڈ ڈویژن...... یار! علامہ اقبال تو بڑے ذہین تھے مگر پھر یہ سیکنڈ ڈویژن میں پاس ؟؟

ارے باقی بھی دیکھو کتنے اعلیٰ نمبروں میں پاس کئے ہیں۔ اتنی ساری ڈگریوں میں ایک دو میں نمبر کم آگئے تو کیا ہوا۔ اقبال کا یہ دومنزلہ گھر ڈیڑھ صدی پرانا ہونے کے باوجود ابھی تک انتہائی شاندار لگتا ہے۔

ہیڈ مرالہ

سیالکوٹ شہر سے کوئی آدھ گھنٹہ کی مسافت پر ہیڈ مرالہ ہے۔ ہم نے دوستوں کے ساتھ پروگرام بنایا کہ روزے میں گرمی کی شدت کو کم کرنے کے لئے ہیڈ مرالہ چلتے ہیں اور وہاں جا کر نہائیں گے۔

باقی صفحہ 15 پر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ میں روضہ کا پرانا قاری ہوں لیکن لکھاری اب بنا ہوں۔ روضۃ الاطفال بہت ہی زبردست رسالہ ہے کیونکہ یہ جھوٹے قصے کہانیوں سے پاک ہوتا ہے۔ بس کیے دیتا ہوں کہیں آپ کہیں گے کہ خط لمبا ہے چلو شائع نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ روضۃ الاطفال کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

(اسامہ فاروق۔خانیوال)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے محلے کے تیرہ سالہ عاصم بن طارق کو شوق بننے کا ہے لکھاری......اس نے روضۃ الاطفال میں تحریر بھیجی تھی اپنے خیال میں پیاری......فرضی قصے کہانیوں سے پاک میگزین ہے سب پہ بھاری......نہیں شائع ہوتی اس میں کوئی (نکمی) ناقص تحریر ہماری......

بہرحال 150 ویں شمارے کی کرتی ہوں بات......مدیر بھائی کھولے ہیں نصیحتوں کی پٹاری......''پہلی بات، میں ہوں پاکستان، کشمیر کے بغیر وطن کی تاریخ وتکمیل ادھوری......مظلوم بھائیوں کی جانی و مالی مدد کرکے نبھانی ہے اپنی ذمہ داری......''فرعون کی ہلاکت'' مضمون میں ہمارے لیے عبرت انگیزی......بارش کے حوالے سے تھی تصویری نمائش کراری......

اب اجازت دیں کہ گھور رہی ہے ردی کی ٹوکری بے چاری ہمارے خطوط وتحریروں کو غائب کرنا ہے اس کی مجبوری

(مجبوری نہ کہیں...... یہ ہے اس کی ذمہ داری)

(ارم شائستہ۔قلعہ دیدار سنگھ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیرو عافیت سے ہوں گے۔ ہم اس روضہ کے 2005 سے قاری ہیں۔ اب ہمارا بھی دل کیا کہ اس پیارے رسالے کے لکھاری بنیں۔ (خوش آمدید) جب ہم نے شمارہ نمبر 150 دیکھا بچوں نے بہت پیاری تصویری نمائش بنائی۔ ہمیں بھی جوش آیا کہ ہم بھی حصہ لیں لیکن دل میں کھٹکا ردی کی ٹوکری کا تھا پھر بھی ہم نے اللہ کا نام لے کر کام شروع کردیا۔

(سمیعہ عبدالرشید۔بھائی پھیرو)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے خیریت سے ہوں گے آپ بھی......ہم آئے ہیں پہلی دفعہ روضۃ الاطفال میں......اللہ کے لیے زینت بنا لیجئے روضۃ الاطفال کی......ہم ایک تحریر بھیج رہے ہیں کشمیر کی اور بھی بہت سے ترانے ہیں ہمارے پاس کشمیر کے اگر ہوا اجازت تو بھیج دیں کیا ہم انہیں (جی! بالکل اجازت ہے) روضۃ الاطفال تو جیسے اندھیرے میں چراغ روشنی کا۔ دل منتظر رہتا ہے ہر وقت نئے روضۃ الاطفال کا۔ چلو اللہ حافظ کہتے ہیں ہم کہیں ردی کی ٹوکری کو نہ آجائیں پسند۔

(عائشہ مظفر۔منڈیکی بیریاں)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حال ہیں؟ امید ہے آپ ٹھیک ہوں گے۔ بھائی میں تیسری دفعہ روضہ میں خط لکھ رہی ہوں مگر آپ نے ایک بھی شائع نہیں کیا۔ ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی لیکن اس دفعہ میں آپ سے نہیں کہوں گی کہ میرا خط ضرور شائع کریں اب میں صبر کروں گی (اب آپ شکر کریں......) اگر آپ کو ٹھیک لگے تو شائع کردیں ورنہ ...... بھائی اس دفعہ بھی کچھ تحاریر بھیج رہی ہوں امید ہے کہ آپ میری باری پر شائع کردیں گے (بے صبرے قارئین! توجہ کریں) مجھے شمارہ نمبر 150 نہیں ملا تھا اس میں میری تحریر شائع ہوئی تھی لیکن جب 151 شمارہ دیکھا تو بہت خوشی ہوئی۔ بہادر بچی زبردست تحریر ہے اور حضرت خبابؓ کی استقامت بھی عمدہ تھی میری دعا ہے کہ پیارا روضہ اسی طرح اپنی روشنی کی کرنیں بکھیرتا رہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت والی زندگی عطا فرمائیں۔ (آمین)

(نورین سلیم۔بورے والا)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم بھائی! امید ہے کہ آپ ٹھیک ٹھاک ہوں گے۔ اللہ روضۃ الاطفال کو دن دگنی رات چگنی ترقی دے۔ شمارہ نمبر 151 جب جمعرات کی رات ہاتھ میں آیا تو اپنی تحریر دیکھ کر دل خوشی سے باغ باغ ہوگیا۔ پہلے تو فیصلہ کیا کہ اب کچھ نہیں لکھ کر بھیجنا لیکن جب روضۃ الاطفال دیکھا تو پھر نئے سرے سے جوش پیدا ہوا اب امید ہے پھر کچھ شائع ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔

(حفیفہ سرور۔سادوگورائیہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لڑکی ہوں میں لکھنا ہے میرا کام......شائع نہ ہونے والوں میں میرا نام......عبدالرحمٰن بھائی کو لکھے میں نے خط......شاید کے پڑھے، شاید کیے رد......اب پھر سے میں لکھ رہی ہوں......بھروسہ اللہ تعالیٰ پہ کر رہی ہوں......پہلے بھی میں نے کئی خط لکھے......نہ جانے وہ کس موڑ گئے......باتیں بڑی سننا پڑتی ہیں......پھر خاموشی اختیار کرنا پڑتی ہے......کہتا ہے میرا بھائی حافظ......دس روپے کیے آپ نے لاوارث......حقیقت میں جب خط نہ ہو شائع......تو واقعی دس روپے ہوتے ہیں ضائع......پلیز پلیز کریں اسے شائع......اتنی سوچ کے بعد خط میں نے بنایا......شاید کے اب ہوگا شائع......! (خط ہوگیا آپ کا شائع، غم کا کریں اب صفایا......)

(امۃ الرحیم۔سادوگورائیہ)

پیوستہ رہ روضہ سے......امید اشاعت رکھ

☆ارم جمیل۔گوجرہ......☆رابعہ کنول......☆اخت عمران امجد۔ڈاراں والا

بقیہ سیالکوٹ

تین موٹر سائیکلوں پر پانچ چھ لوگ ہیڈ مرالہ پہنچے تو وہاں پہنچ کر یوں لگا جیسے ہم کراچی سمندر کے کنارے کھڑے ہیں۔ لوگوں کا بڑا ہجوم دریا کے کنارے دور دور تک نظر آ رہا تھا۔ ہم بھی دریا کنارے کچھ دیر کھڑے رہنے کے بعد دریا کے ٹھنڈے یخ پانی میں داخل ہوئے ہی تھے کہ پولیس نے سب لوگوں کو نہانے سے منع کر دیا۔ کیونکہ پہلے ہی ایک نوجوان نہاتے ہوئے دریا میں ڈوب چکا تھا۔ لہٰذا واپسی کا رخت سفر باندھا اور سب نے دریا کے کنارے نلکے پر نہا کر روزے کی شدت کو کم کیا۔

ہوائی اڈہ

سیالکوٹ چونکہ صنعتی شہر ہے۔ بیرون ملکوں میں برآمدات کے لیے ہوائی اڈہ ہونا ضروری ہے۔ حکومت نے تو یہاں ائیر پورٹ نہیں بنایا تھا مگر یہاں کی تاجر برادری نے اپنے مدد آپ کے تحت ایک بہت بڑا ائیر پورٹ بنایا ہے جو کہ شہر سمبڑیال کے قریب بنایا گیا ہے یہاں سے اندرون اور بیرون ملک پروازیں جاتی ہیں۔

بچپن میں سیالکوٹ کے بارے سن رکھا تھا کہ یہاں چمڑے کا بڑا کاروبار ہے اور جگہ جگہ چمڑہ رنگنے کے کارخانے ہیں جس وجہ سے سیالکوٹ شہر گندے پانی سے گھرا ہوا ہے۔ مگر یہاں آکر دیکھا تو کچھ اور ہی منظر تھا۔ خوبصورت سڑکیں، پارکس اور بڑے پلازے اور مارکیٹ......!!

جب میں نے اپنی بچپن کی بات اپنے دوست کو بتائی تو کہا آپ نے ٹھیک سنا لیکن یہ کام شہر سے باہر ہے۔

چمڑے سے بات فٹ بال پر آتی تھی مگر خیال درمیان میں ٹپک پڑا۔ جی یہ فٹ بالوں کی صنعت کا شہر ہے۔ اس لیے یہاں کے فٹ بال بہت مشہور ہیں۔

کلاک ٹاور

سیالکوٹ کی مشہور چیز یہاں کا اونچا سا کلاک ٹاور بھی ہے۔

سیالکوٹ شہر بھارتی سرحد کے ساتھ واقع ہے۔ آئے روز یہاں انڈیا خباثتیں کرتا رہتا ہے۔ کچھ ہی دنوں میں بلا جواز فائرنگ کر کے ہمارے فوج کے کیپٹن اور جوانوں کو شہید کر چکا ہے اور پانی کے ذریعے بھی سیالکوٹ اور پنجاب کے دیگر اضلاع کو ڈبو رہا ہے۔

بھارت ہمارے ساتھ اس طرح کے پنگے لے کر 65ء کی جنگ کی طرح مار کھانا چاہتا ہے۔

میرے وطن کے نونہالو اور جوانو! تیار رہو اگر دشمن نے خباثت کی تو 65ء سے بڑھ کر مزہ چکھانا ہے۔ ان شاءاللہ۔

(مصعب عمیر)

بقیہ آداب سلام

کسی مجلس میں جانے سے پہلے بھی سلام کہنا ضروری ہے اور رخصتی کے وقت بھی۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی مجلس میں پہنچو تو سلام کرو اور جب رخصت ہو تو پھر سلام کرو اور یاد رکھو کہ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ مستحق اجر نہیں ہے۔ (ترمذی)

کسی کو خط لکھتے وقت، ایس ایم ایس کرتے وقت آپ یہ دعا دے سکتے ہیں اور اجر پاسکتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں:

1۔ سلام کا جواب دینا۔ 2۔ عیادت کرنا۔ 3۔ جنازے کے ساتھ جانا۔ 4۔ دعوت قبول کرنا۔ 5۔ چھینک کا جواب دینا۔ (بخاری و مسلم) ایک جگہ نیک مشورہ دینے کا بھی حکم ہے۔

واضح ہوا کہ سلام کا جواب نہ دینا اپنے مسلمان بھائی کا حق مارنا ہے۔ ایک جگہ پر راستے کا حق بتاتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا:

''نگاہیں نیچی رکھنا، دکھ نہ دینا، سلام کا جواب دینا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ (متفق علیہ)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو سلام میں سبقت کرے۔'' (ابوداؤد)

یاد رہے کہ شریعت مطہرہ میں غیر محرم مرد اور عورت کا مصافحہ جائز نہیں، مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے ہی مصافحہ کریں گی، تاہم زبان سے سلام کے کلمات ادا کیے جاسکتے ہیں۔

نبی ﷺ بچوں کے پاس سے گزرتے تو انہیں بھی سلام کہا کرتے اور سر پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کہا اور پھر فرمایا: نبی ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (بخاری)

ترمذی میں روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر السلام علیکم کہا۔ نبی ﷺ نے جواب دیا: دس نیکیاں۔ دوسرا شخص آیا اور کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ ﷺ نے جواب دیا: بیس نیکیاں۔ اس کے بعد تیسرا شخص آیا اور کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس پر آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا: تیس نیکیاں۔

غیر مسلموں سے سامنا ہو تو سلام میں پہل نہیں کرنی چاہیے۔ اور اگر غیر مسلم سلام کا جواب دے تو جواب میں صرف ''وعلیکم'' کہنے کا حکم ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔

کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو خباثت، دجل و فریب، ناشکرے اور بدکردار ہیں۔ انبیاء کے قاتل اور حق کو جھٹلانے والے ہیں لہٰذا انہیں احترام کا شائبہ بھی نہ گزرے بلکہ انہیں ہر جگہ اپنی ذلت کا ہی احساس ہونا چاہیے۔

ہاں ایسی مجلس ہو جہاں لوگ مل کر بیٹھے ہوں یعنی مسلم و غیر مسلم تو سلام کہنا چاہیے۔ زبان سے سلام کہنے کے ساتھ ساتھ مصافحہ بھی کرنا چاہیے۔ ایک دفعہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مصافحہ کا رواج تھا تو انہوں نے جواب دیا: ہاں! وہ ایسا کرتے تھے۔ (بخاری)

ایک بار یمن سے کچھ لوگ آئے تو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا: یہ تمہارے مصافحے کے زیادہ حقدار ہیں۔ (ابوداؤد)

(جاری ہے)

تیز ہوا میں موم بتی جلانا

آپ یقینی طور پر کسی تجربے کا انتظار کر رہے ہوں گے اور گھر سے کوئی سامان وغیرہ اکٹھا کرنے کا سوچ رہے ہوں گے۔ لیکن آج بھی کوئی زیادہ سامان جمع کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف ایک موم بتی، چھوٹا سا کپڑا، تھوڑا سا نمک اور ایک چوتھائی حصہ پلیٹ کا پانی۔ آج ہم آپ کو بتائیں گے کہ تیز ہوا میں موم بتی کیسے جلائی جاسکتی ہے۔ صرف جلائی نہیں بلکہ جلتی رہے گی۔ اب کرنا یہ ہے کہ سب سے پہلے پانی کے اندر نمک باریک پیس کر حل کرلیں اور پھر کپڑے کو نمک والے پانی میں تھوڑی دیر کے لیے پڑا رہنے دیں۔ کچھ دیر بعد اسے دھوپ میں ڈال دیں، جب اچھی طرح خشک ہوجائے تو اسے موم بتی کے گرد لپیٹ دیں اور اسے آگ لگا دیں۔ جب کپڑے کو بھی آگ لگ جائے تو اسے پنکھے کے نیچے لے جائیں۔ آپ دیکھیں گے کہ موم بتی زیادہ پگھلے گی بھی نہیں اور بجھے گی بھی نہیں۔ اس طرح آپ موم بتی کو تیز ہوا میں بھی جلا سکتے ہیں۔

عبداللہ ناصر ۔ ہارون آباد